22286

محترم مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ ہم " بوگو" کے نام سے کاروبار چلاتے ہیں، جس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ ہم مختلف ریسٹورینٹ اور دیگر خدمات فراہم کرنے والے اداروں سے رابطہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی مارکیٹنگ اور تشہیر کریں گے، جس کے عوض آپ ہمارے بھیجے ہوئے کسٹمرز کو اسکی خریدی ہوئے چیز (مثلا برگر کے ساتھ) اس جیسی دوسری چیز (مثلا دوسرا برگر) مفت میں فراہم کرنا ہوگا۔ جو ریسٹورینٹس ہماری اس آفر پر راضی ہوتے ہیں ہم انکے نام کے کوپن اپنے بوگو بک اور بوگو ایپلیکیشن میں شامل کرلیتے ہیں جس سے انکی مارکیٹنگ ہوتی ہے۔ اور جو ریسٹورینٹس اس پر راضی نہیں ہوتے، انکی ہم مارکیٹنگ نہیں کرتے (یعنی انکے نام کے کوپن اپنی بک میں شامل نہیں کرتے) واضح رہے کہ ہمارا کسی ریسٹورنٹس کے ساتھ اس طرح کا معاملہ نہیں ہوتا کہ آپ ہمارے کسٹمرز کو اس وقت مفت میں چیز دیدیں بعد میں ہم اسکی قیمت دیدینگے۔

دوسری طرف ہم ان ریسٹورینٹس کے نام کے کوپن چھپوا کر ایک بک (بوگو بک) بنالیتے ہیں اور وہ اپنے کسٹمرز کو فروخت کرتے ہیں، جسکی قیمت اٹھائیس سو روپے ہوتی ہے، یا ایپلیکیشن فروخت کرتے ہیں جو بائیس سو روپے کی ہوتی ہے، اس میں بہت سے (پانچ سو) کوپن ہوتے ہیں، جب بھی گاہک ان ریسٹورینٹس سے خریداری کرتا ہے تو کوپن دکھا کر اس جیسی ایک اور چیز مفت میں حاصل کرسکتا ہے، مثلاً اس نے "KFC" سے تین سو کا برگر خریدا اور کوپن دکھایا تو اس پر اسے ایک اور برگر فری مل جائیگا، اور جیسے ہی اس نے کوپن استعمال کیا، ویسے ہی اس کے پاس میسج آئیگا، you Hawe seved 300 rupees یعنی تین سو روپے بچالئے۔

ہمارے اس کاروبار کو دیکھا جائے تو ہم خود کوئی چیز خرید کر فروخت نہیں کرتے، بلکہ در حقیقت ہم سستا معاملہ کروانے کی بروکری اور رابطہ کار کی خدمت فراہم کرکے اسکا عوض وصول کرتے ہیں۔ ہم نے دارالافتاء سے فتویٰ لیا تھا جس کے سوال میں کاروبار کی زیادہ وضاحت نہیں کی تھی، اور فتویٰ ناجائز ہونے کا آیا تھا۔ اب ہم نے کاروبار کا طریقہ کار تفصیل سے بیان کیا ہے، ایک مفتی صاحب نے کہا ہے کہ یہ کاروبار بروکری اور سمسرہ کی بنیاد پر جائز ہوسکتا ہے بس یہ کیا جائے کہ شروع میں لی جانے والی رقم کو صرف **چار** معاملوں کی اجرت بنالی جائے باقی کوپن کا استعمال فری ہو، اور سال کے آخر میں اگر کسی گاہک نے **چار** خریداریاں مکمل نہ کی ہوں تو اٹھائیس سو میں سے اسکے بقدر رقم واپس کردی جائے۔ ہم اپنے کاروبار میں اس تبدیلی پر راضی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ:

کیا ہمارا یہ معاملہ بروکری اور سمسرہ میں داخل ہو کر جائز ہو سکتا ہے جبکہ یہ سمسرہ اور بروکری کا معاملہ صرف **چار** کوپن کی حد تک ہوگا، باقی کوپن فری ہوں گے؟ اور کن شرائط کے ساتھ جائز ہوسکتا ہے؟

والسلام

ابو حامد

بہادر آباد کراچی

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۸۷/۲۰۸۲

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

سمسار وہ ہوتا ہے جو عقد (Transaction) کے فریقین (Counter Parties) میں سے کوئی فریق (Party) نہ ہو، بلکہ دونوں فریقوں کے درمیان رابطہ کار (Middleman) کی خدمت انجام دے کر ان کو ایک دوسرے سے عقد کرنے پر راضی کرے۔

صورتِ مسئولہ میں اگر آپ لوگ ریسٹورینٹس سے اشیاء خرید کر اپنے گاہکوں (کسٹمرز) کو فروخت نہیں کرتے، بلکہ ریسٹورینٹس کو اپنے بھیجے ہوئے گاہکوں کی خاطر قیمت کم کرنے پر راضی کر کے اُن گاہکوں کو ان ریسٹورینٹس سے اشیاء خریدنے کی ترغیب دیتے ہیں تو کاروبار کی یہ صورت خرید وفروخت (بیع وشراء) کے بجائے "سمسرۃ" کے تحت داخل ہوگی، اور اس کو بیع وشراء کی شرائط پر پرکھنے کے بجائے "سمسرہ" کے احکام وشرائط کے تناظر میں دیکھا جائے گا۔

اور سمسرہ اجارہ کی ایک قسم ہے، جس پر اجارہ کے عمومی شرائط اور احکام لاگو ہوتے ہیں۔ اجارہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اجرت کے بدلے جن خدمات کی فراہمی لازم ہو، وہ خدمات جائز ہوں اور معلوم ومتعین بھی ہوں۔ نیز اگر اجرت کی ادائیگی عقد کے شروع میں کر دی گئی ہو اور کسی وجہ سے وہ خدمت انجام نہ دی جا سکے تو اجرت کی رقم واپس کی جائے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر آپ حضرات:

1. اپنے گاہکوں (کسٹمرز) کو جائز خدمات فراہم کرتے ہوں (کسی ناجائز چیز کی خریداری کا ذریعہ نہ بنتے ہوں)۔
2. اور جائز طریقے سے فراہم کرتے ہوں، کسی ناجائز کام (مثلا: واؤچر بک میں کسی جاندار کی تصویر نہ چھاپتے ہوں)۔
3. نیز شروع میں لی جانے والی رقم اُجرت ہو اور اسکے بدلے آپ کے ذمہ ایک متعین خدمت انجام دینا (مثلا: چار جائز عقود کروانا) ہو۔

تو اس صورت میں یہ معاملہ جائز ہے، اور اگر کوئی گاہک سال بھر آپ کے ذریعہ سے طے شدہ خریداریاں نہ کرے تو شروع میں لی گئی اجرت میں سے بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا۔

معجم لغة الفقهاء - (1 / 250)

السمسار: بكسر أوله وسكون ثانيه اسم فاعل من سمسر (ر: سمسرة) الوسيط بين البائع والمشتري = الدلال ... Broker السمسرة: بسكون الميم مصدر سمسـر: الدلالة.* حرفة يكون محترفها الواسطة بين البائع والمشتري.. Brokerage

الموسوعة الفقهية الكويتية - (10 / 152)

والسمسرة اصطلاحا: هي التوسط بين البائع والمشتري، والسمسار هو: الـذي يدخل بين البائع والمشتري متوسطا لإمضاء البيع، وهو المسمى الدلال، لأنه يدل المشتري على السلع، ويدل البائع على الأثمان .

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

رد المحتار – (5 / 136)

(قوله: هو الدال على مكان السلعة وصاحبها) لا فرق لغة بين السمسار والدلال، وقد فسرهما في القاموس بالمتوسط بين البائع والمشتري، وفرق بينـــهما الفقهـــاء، فالسمسار هو ما ذكره المؤلف، والدلال هو المصاحب للسلعة غالبا أفاده ســري الدين عن بعض المتأخرين ط وكأنه أراد ببعض المتأخرين صاحب النهر، فإنه قال وفي عرفنا الفرق بينهما هو أن السمسار إلخ................ والله تعالیٰ أعلم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲ / رمضان / ۱۴۴۰ھ

28 / مئی / 2019ء

جواب صحیح ہے۔ یہ سمسرہ تاجر کے ساتھ نہیں بلکہ مالک کے ساتھ ہے۔ اور شرائط مذکورہ فی الجواب [illegible] جائز ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۲۲-۹-۱۴۴۰ھ

مفتی – دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

۲۲/۹/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
عبداللہ قاسمی
۱۴۴۰/۹/۲۲ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۲۲/۹/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
عبدالمنان
۲۲/۹/۱۴۴۰ھ

نائب مفتی – دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
۱۴۴۰/۹/۲۲

مفتی – دارالعلوم کراچی

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۸۷/۲۰۸۲
۲۶/۹/۱۴۴۰
۱/۶/۲۰۱۹
جامعہ دارالعلوم کراچی

Scanned by CamScanner